OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

خواتین کا حقِ وراثت: ضلع بنوں کے منتخب عدالتی فیصلوں کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Women's Right to Inheritance: An Analytical Study in the light of selected Judicial Decisions of Bannu District

Fatima

Doctoral Candidate Islamic Studies, UST, Bannu

Dr. Muhammad Fakhar ud Din

Lecturer, Department of Islamic studies and research, UST, Bannu

Abstract

The Islam is the religion of Allah Almighty and is a complete code of life and all its laws are revealed by Allah. He gave and shared the inheritance with the man and the woman. And let the shares of those who share in the inheritance be clearly stated. Because wealth is attractive thing that a person does not want to leave it. If one does not claim due to social pressure, it is another matter, but the desire and longing to get his right will definitely remain in the heart. in this paper, a research has been done regarding the practical situation of inheritance in the society of Bannu District (a large and famous historical district of Khyber Pakhtunkhwa) in the context of judicial decisions. Most of the women are deprived from their right of inheritance by their own family members. Male dominant society has manipulated the right, as the women don not claim this in society due to many kind of social, ethical, family pressures. Here we elaborated the divine guidance of inheritance and also highlighted some judicial case in Bannu District.

Keywords: Women right, inheritance of females, law of inheritance in Pakistan, protection of women rights in Pakistan

CC BY

تمہید

دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے، مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کے قوانین اللہ کے نازل کردہ ہیں۔ اسلام نے مسلمانوں کے لیے تقسیمِ میراث کے قوانین ایسے مکمل صاف واضح، متعین کر دیے، عورتوں کو دیگر حقوق کی طرح میراث کا حق بھی دیا اور مرد کے ساتھ عورت کو بھی میرث میں شریک کیا، میراث میں حصہ پانے والوں کے حصے واضح بتادیے۔ اس لیے کہ مال وہ پسندیدہ اور دل لبھانے والی چیز ہے کہ انسان اسے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ معاشرتی دباؤ کی بنا پر کوئی زبان نہ کھولے تو اور بات ہے، لیکن دل میں خواہش، تمنا اور اپنا حق حاصل کرنے کی تڑپ ضرور موجود رہے گی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے تقسیمِ میراث، ورثاء کے حصے، حصوں کی حکمت، میراث سے ادائیگی قرض، نفاذِ وصیت اور اس حکم پر عمل کرنے والوں کے لیے جنت کی بشارت اور اس کی خلاف عمل کرنے والوں کے لیے جہنم کے المناک عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے لیکن اس مقالہ میں اسلامی تعلیمات کی رو سے اور عدالتی فیصلوں کی تناظر میں ضلع بنوں (خیبر پختون خواہ کا بڑا اور مشہور تاریخی ضلع ہے) کے معاشرے کا وراثت کے عملی صورتِ حال کے حوالے سے تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

بحث: خواتین دینا کی کل آبادی کا ۴۸-۵۴ فیصد ہیں [1]۔ پاکستان میں یہ تناسب ۴۹-۵۸ فیصد ہے [2]۔ اللہ کریم نے اس بڑے طبقے کے مالی حقوق کے حوالے سے بنیادی تعلیمات بطور فرائض عطا کی ہیں۔ اسلام کے نظام معیشت میں بنیادی کردار وراثت کا ہے، وراثت کے اندر اللہ نے مرد و عورت دونوں کے حصص مقرر کیے شریعتِ محمدی ﷺ میں خواتین کے حصوں کو بنیاد بنا کر ہی مرد کے حصے کا تعین کیا ہے جیسا کہ خواتین کا حقِ وراثت کے بارے میں قرآن کا اسلوب بیان ہے **"لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ"**۔[3] یعنی مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔۔ مفسرین میں سے علامہ آلوسی نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ عرب والوں کے ہاں لڑکیاں وراثت سے محروم کی جاتی اور صرف لڑکوں کو حقِ وراثت دیا جاتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس ظلم پر مبنی طریقے کو رد اور باطل کیا اور لڑکیوں کے حصہ کو بنیاد بنایا اور مردوں کا حصہ نہ صرف برقرار رکھا بلکہ دوگنا حصہ رکھا اور عورتوں کا ایک حصہ رکھا مرد کے مقابلے میں مگر وراثت کا حصہ دار بنایا بلکلیہ محروم نہیں رکھا۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اما قرطبیؒ نے اپنی تفسیرِ قرطبی میں فرمایا ہے کہ "یہ آیت دین کے اہم ارکان وستونوں میں سے ہے اور آیاتِ محکمات واُمہات میں سے ہے یہ میراث کا بہت بڑی و عظیم درجہ ہے کیونکہ یہ ثلث یعنی ایک تہائی علم ہے۔[4]" اسی طرح علم وراثت کی اہمیت قرآن ہی اس آیت "تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ"[5] یعنی احکام وراث تبھی باقی حدود اللہ کی طرح اللہ کے حدود ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے حدود کی پاسداری کرتا ہے ان کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت سنوارے گا اور وراثت کے احکام پر عمل کرنے کا صلہ ہمیشگی کا جنت ہے اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے" وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ"[6] اور وراثت کے احکام پر عمل نہ کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے جہنم کی سخت وعید سنائی ہے اور یہ سب سے بری ناکامی ہے۔ اسی طرح رسوم جاہلیت کے خاتمہ اور اس کے خلاف اسلام کی اس ممتاز قانون کو اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر کیا ہے کہ "لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا [7] جو مال ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اُس مال میں مردوں کے لیے حصہ ہے اور اس مال میں سے عورتوں کا بھی حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ

قلیل ہو یا کثیر، اور یہ حصہ مقرر ہے (اللہ کی طرف سے)۔ اور اس آیت میں قانونِ وارثت کے پانچ بنیادی احکام بیان ہوئے ہیں۔[8]

۱- لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ ۔۔۔ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ پہلا حکم یہ ہے کہ میراث میں عورتیں بھی اُسی طرح حقدار ہیں جس طرح مردوں کا حصہ ہے، یعنی صرف مرد حق دار نہیں ہے۔

۲۔قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ دوسرا حکم یہ ہے کہ میراث اگرچہ بہت ہی کم کیوں نہ ہر صورت میں تقسیم ضروری ہے

۳- مِمَّا تَرَكَ تیسرا حکم یہ ہے کہ جو متروکہ مال ہو چاہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ، ہر قسم کی مال و جائیداد پر قانون وراثت نافذ ہو گا۔

۴۔ تَرَكَ چوتھا حکم یہ ہے کہ قانونِ وراثت کا نفاذ تب ہو گا جب میت مال چھوڑ کے مرا ہو۔

۵- الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ پانچواں حکم یہ ہے کہ جب قریب ترین رشتہ دار موجود ہو تو دور کا رشتہ دار میراث نہیں پائے گا۔

اسی طرح احادیثِ نبوی ﷺ میں احکامِ وراثت کی اہمیت اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کے لیے سخت وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔ جیسا کہ حدیثِ پاک ہے کہ

"آپ ﷺ نے فرمایا مومنوں کا میں ان کی جانوں سے زیادہ دوست ہوں جو شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو اور سامان نہ چھوڑا جس سے قرض پورا ہو سکے تو اس کو ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے"۔[9]

یعنی مالِ میراث کو وارثوں کا مال ہی قرار دیا ہے۔ اسی طرح حضرت زیاد بن ثابت سے روایت ہے کہ "اگر کوئی مرد یا عورت بیٹی چھوڑے تو اس کو نصف ملے گا اور ان کے ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو گا تو پہلے شرکاء کو دے کر باقی سے مرد کو دو حصہ کو اور عورت کو ایک حصہ دیا جائے گا۔"[10]

حضرت ابن عباس (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا معین حصہ والوں کو ان کا حصہ دے دو اور جو بچ جائے وہ اس مرد کے لیے ہے جو اس کا زیادہ قریبی ہو گا۔[11]

وراثت کی لغوی و اصطلاحی تعریف

وراثت لغت میں " وَرِثَ "اور اِرث سے ماخوذ ہے اور اکثر وراثت اور میراث کے لیے ارث کا کلمہ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ابراہیم انیس نے اپنی کتاب المعجم الوسیط میں وراثت یعنی ارث کی تعریف یوں کی ہے ۔الارث : بقيئ الشيء والميراث والرماد والامرالقديم توارثه الآخر عن الاول-[12] ارث بمعنی باقی ماندہ، ارث راکھ کو بھی کہتے ہے یعنی کسی جلی ہوئی چیز کی خاک۔ اور ارث بمعنی ہر وہ شے جو بعد والے کو پہلے والے سے مل جائے، وراثت کے لیے الورث، الارث، التراث، المیراث اور فرائض کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ میراث کی لغوی تعریف یہ بھی ہے انتقال الشيء من شخص الیٰ شخص او من قوم الیٰ قوم۔۔۔۔بحظ وافر۔[13] میراث کا لغوی معنی ایک فرد سے دوسرے فرد کو کوئی شے کا انتقال کرنا یا ایک قوم سے دوسرے قوم کو منتقل کرنا۔ اور یہ شے خواہ مال ہو یا علم یا کوئی اور عہدہ یا درجہ۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "انبیاء کے وراث علماء ہیں اور انہوں نے علم کو وراثت میں چھوڑا ہے نہ کہ درہم و دینار۔ پس اس نے بڑا حصہ پایا جس نے علم کی وراثت پائی۔"میراث کے علم کو حدیث نبوی ﷺ میں علم الفرائض کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے ۔ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتْ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔[14] حقداروں کو میراث کے حصے پہنچا دو اور سب سے نزدیک رشتہ دار کو باقی بچا ہوا دیا

جائے۔ فرائض فریضہ کی جمع ہے اور لفظ فریضہ لغوی اعتبار سے کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی فرض، واجب اور مقدر، ایسے فرض، لازم اور مقرر جس کی ادائیگی لازم ہو۔ اسی طرح فریضہ کا لغوی مطلب مقرر اور طے شدہ حصے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک وارث کے الگ الگ اور جدا حصے مقرر کرنے کی وجہ سے اس کو علم فرائض کہتے ہیں۔ علم میراث کی اصطلاحی تعریف:انتقال الملکية من الميت الى الورثة الاحياء،سواء كان المتروک مالاًاو عقارًا او حقاً من الحقوق الشرعية۔[15] زندہ ورثاء کی طرف میت سے مالکیتِ مال کی منتقلی کا نام میراث ہے۔

۲- هو معرفة الورثة و حقوقهم من التركه[16]

ترجمہ: وارثوں کی پہچان اور ان کے حقوق ترکہ میں معلوم کرنے کا نام میراث ہے۔ یعنی وراثت ایسے علم کا نام ہے جس میں وراثت کے حقداروں کی پہچان ہوتی ہے اور میراث یا ترکہ میں ان حقداروں کے حقوق معلوم کیے جاتے ہیں جو قرآن و سنت میں بیان ہوئے ہیں۔

۳۔"هو علم يعتمد على المعرفة الكاملة لنصيب الورثين المقدرة شرعاً "[17]اس علم کے ذریعے تمام وارثوں کی ان شرعی حصوں کی معرفت ہوتی ہے جو ان کے لیے مقرر کردہ ہیں۔

ہمارے معاشرے میں خواتین کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی دیکھی جاتی ہے اور اس کوتاہی میں خواتین کو ان کے حقِ وراثت سے محروم کرنا۔ پاکستان باوجود اسلامی ملک کے خواتین کو حقِ وراثت نہ دینا ایک بہت بڑا سماجی مسئلہ ہے اور ایسے بڑی تعداد میں کیسز ملک بھر کی عدالتوں میں دائر ہیں جہاں پر خواتین حصص وراثت لینے کے لیے عدالتوں میں پہنچتی ہیں ۔ پشتون معاشرے کی روایات میں خاتون کا اپنے حق کے لیے آواز اٹھانا معیوب سمجھا جاتا ہے تاہم اس کے باوجود بھی عدالتوں کی طرف رجوع کرتی ہیں۔

پاکستان کے مروجہ قوانین کے مطابق ایسے تمام افراد جنہیں کسی میسر حق سے محروم کیا گیا ہو یا اس کے ایسے کسی حق کی نفی کی گئی ہو وہ ضابطہ دیوانی کے مطابق عدالت دیوانی کے تحت رجوع کر سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی بھی ایسا دستاویز جس کی رو سے فرد یا افراد کی حق تلفی کی گئی ہو یا حق تلفی مقصود ہو یا مستقبل میں ایسے کسی حق تلفی کا احتمال ہو تو وہ اس دستاویز یا (دستاویزات کے منسوخی کے بابت) عدالت دیوانی سے رجوع کر سکتے ہیں۔ ایسے تمام خواتین جنہیں منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد سے محروم کی گئی ہو یا ان کی حق تلفی کی گئی ہو عدالتِ دیوانی میں زیرِ قانون specific Relief Act 1877 کے زیرِ دفعہ 42 کے تحت استقرارِ حق یا کسی دستاویز جس کی حق تلفی کی گئی ہو یا حق تلفی کا خطرہ ہو کو زیرِ دفعہ 39 منسوخیِ دستاویزات کے لیے آسکتی ہے۔ درجہ بالا بات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایسے تمام افراد خصوصاً خواتین جنہیں حق وراثت (منقولہ یا غیر منقولہ) یا کسی بھی قانونی مہیا حق سے محروم کی گئی ہو یا انہیں محرومی کے سلسلے میں کوئی دستاویز موجود ہو ان کی منسوخی کے لیے اور استقرارِ حق کے لیے عدالت سے رجوع کر سکتی ہے۔ اور عدالتیں بعد الشہادت اس قابل ہوتی ہے کہ وہ درست اور قانونی فیصلے کر سکے۔ لہٰذا ایسے تمام خواتین جنہیں حقِ وراثت سے محروم کیا جائے اُن کے لیے کسی بھی عدالت میں اپنی دادرسی کے لیے رجوع کر سکتی ہیں۔ پاکستان کے مروجہ قوانین کے مطابق کوئی بھی فریادرس قانونی ثبوت کے ساتھ دیوانی عدالت کی طرف رجوع کر سکتا ہے ۔ اگرچہ پشتون بلخصوص ضلع بنوں میں وراثت کی تقسیم اہلِ خانہ زبانی طور پر کرتے ہیں جو ایک رواج کا درجہ رکھتی ہے اور محروم

رکھی جانے والی خواتین قانونی دستاویز سے محروم ہوتی ہیں۔ اس لیے عدالت کی طرف رجوع کرنا ممکن نہیں رہتا۔ تاہم بعض دفعہ ان کو قانونی دستاویز مل بھی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ عدالت کی طرف رجوع کرتی ہے۔

خواتین کا حق وراثت کے بابت عدالتی فیصلوں کا تحقیقی جائزہ

خواتین کا عدالت سے رجوع کرنے کا طریقہ کار کچھ یوں ہے کہ ضابطہ دیوان ۱۹۰۸ء کے مطابق جائیداد سے محرومی کے سلسلے میں کوئی بھی فرد اپنی دادرسی بذریعہ دعویٰ (plaint) حاصل کر سکتا ہے۔ دعویٰداری کے بعد عدالت مخالف / مدعا علیہم کو بذریعہ نوٹس سمن (مطلع) کرتی ہے تاکہ وہ اپنی دفاع کر سکیں۔ اس سلسلے میں مدعا علیہم جواب دعویٰ (written statement) جمع کرتا ہے جس میں وہ بیان شدہ حقائق کو یا تورد کرتا ہے یا اُسے تسلیم کرتا ہے۔ رد کرنے کی صورت میں عدالت مقدمہ کے بابت تنقیحات (Issues) فریم (Frame) کرتی ہے اور فریقین کو ان ایشوز کے مطابق اپنے موقف کو ثابت کرنے کا کہا جاتا ہے اور اس بابت فریقین شہادت پیش کرتے ہے جس کے بعد عدالت کسی نتیجہ پر پہنچ کر فیصلہ سنا دیتی ہیں۔

کیسز کا جائزہ

اکثر جائیداد / وراثت سے محروم کیسز میں خواتین چاہے وہ بیٹی ہو بہن ہو یا بیوی کو مرد حضرات کی طرف محروم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ایسے تمام محروم افراد چاہے مرد ہو یا عورت عدالت میں اپنی دادرسی کے لیے دعویٰ لے کر آتی ہے۔

ا۔ ایک کیس میں سائلہ / مدعیہ جو مرحوم کی حقیقی بیٹی ہے دعویٰ لی کر آئی کہ مرحوم کی وراثت میں اس کی ایک بہن اور ایک بھائی کو جائیداد میں حصہ ملا تھا اور اُسے شرعی و قانونی وارثہ ہونے کے باوجود اُس کے جائز حقِ وراثت سے محروم کیا گیا۔ اس دعویٰ کو دائر کرنے کے بعد عدالت نے مدعا علیہم / مخالف فریقین کو بذریعہ نوٹس سمن یا مطلع کیا جنہوں نے جوابِ دعویٰ میں کہا کہ مدعیہ کو اپنے والد نے حیات ہی میں اُس کا بصورت نقد رقم دیا اور کہا کہ مرگِ بعد ازیں اپنے بہن بھائیوں سے جائیداد میں مزید دعویٰداری نہیں کرے گی بدیہی وجہ سائلہ / مدعیہ کا موجودہ دعویٰ غلط اور بے بنیاد ہے۔ عدالتِ جناب نے بعد از شہادت قرار دیا کہ مدعیہ نے اپنا کیس مضبوط شواہد کی بنیاد پر ثابت کر دیا اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ مدعیہ مرحوم کی بیٹی ہے اسی وجہ سے بعد از فوتگی والد اُسے بھی والد کی میراث میں شرعی حصہ ملنا چاہیے تھا جو عدالت نے بصورتِ ڈگری سائلہ / مدعیہ کے حق میں فیصلہ کیا۔[18]

۲۔ اسی طرح دوسرے کیس میں مدعیہ (مسماۃ گلاپہ) نے اپنے بھائیوں پر حق وراثت سے محرومی کے بابت دعویٰ دائر کیا۔ اس کیس میں مدعیہ کے دیگر تین / 3 بہنیں بھی ہیں جسے بھی محروم کیا گیا تھا تاہم وہ تین براہ راست کیس میں مدعیان نہ تھیں بدیہی وجہ اُنہیں اصل مدعا علیہم (Original Defendants) کے بجائے ترتیبی مدعا علیہم (Performa Defendants) بنایا گیا تاکہ کسی بھی دادرسی میں مدعیہ کے ساتھ ساتھ یہ دیگر تین بہنیں بھی حق دار قرار دی جائے۔ مدعا علیہم نے اپنے جوابِ دعویٰ میں قرار دیا کہ چونکہ مدعیہ نے اپنی زندگی میں والد مرحوم کی خدمت وغیرہ نہیں کی تھی اسی وجہ سے والد نے بوقت ہبہ (Gift) اپنی تمام بیٹیوں بشمول مدعیہ کو جائیداد سے محروم کیا ہے۔ دورانِ شہادت عدالت نے قرار دیا کہ مدعا علیہم نے ایسی کوئی ٹھوس شہادت اور ثبوت ہائے پیش نہیں کئے جس سے ثابت ہوا کہ والد نے اپنی آزاد مرضی سے اپنی بیٹوں کو

محروم کیا ہوں۔ بدیہی وجہ عدالت نے مدعیہ کے ساتھ مدعا علیہم (ترتیبی) بہنوں کو بھی حق دار قرار دیں۔ کیونکہ تینوں بیٹیاں ہمراہ مدعیہ مرحوم کی اولاد کی حیثیت سے جائیداد میں بحثیتِ ورثاثان حق دار تھے۔[19]

۳۔ اسی طرح ایک اور کیس مدعیہ بمعہ اپنے نابالغان بچوں کے دعویٰ کیا کہ مدعا علیہم نے دھوکہ، فراڈ اور غلط طریقہ کار سے مدعیہ کے خاوند سے انتقالِ جائیداد کی جبکہ کا خاوند پاگل تھا اور وہ اس قابل نہ تھا کہ وہ کسی کو انتقال وغیرہ کرا سکیں اور نہ ہی خاوند مدعیہ کسی افسرِ مال کے پاس حاضر ہوا ہے۔ بمطابق، قانون ایسے کیس جب سائل / مدعی کوئی خاص وجہ، حجت(plea) ظاہر کریں تو اُسے ایسے حجت(Plea) کو ثابت کرنا ہوتا ہے کہ واقعی حقیقت میں ایسا تھا بھی۔ اگر یہ ثابت نہ ہو تو عدالتیں ایسے کیسز کا ہمیشہ نفی میں فیصلہ کرتی ہے۔ درجہ بالا کیس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ خاتون کو موروثی جائیداد سے محروم کی گئی ہو بلکہ اُنہیں دیگر عوامل یا سازباز کی بنیاد پر جائیداد سے محروم کیا جاسکتا ہے۔[20]

۴۔ ایک اور کیس میں سائلہ / مدعیہ مسماۃ بہادر جانہ جو مرحوم کی حقیقی بیٹی ہے دعویٰ لی کر آئی کہ مرحوم کی وراثت پر اس کے بھائی نے جائیداد پر قابضہ کیا ہے اور اُسے شرعی و قانونی وارثہ ہونے کے باوجود اُس کے جائز حقِ وراثت سے محروم کیا گیا جو کہ مدعیہ اپنے والد کی جائیداد میں ایک تہائی کا حصہ دار ہے۔ دائرِ دعویٰ کرنے کے بعد عدالت نے مخالف فریقین کو بذریعہ نوٹس سمن یا مطلع کیا جنہوں نے جوابِ دعویٰ میں کہا کہ مدعیہ پہلے خاموش تھی اور اپنی مرضی سے دستبردار ہوئی تھی بعد میں ناراض ہوئی اور حصہ لینے کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ اس لیے مدعیہ کا موجودہ دعویٰ غلط اور بے بنیاد ہے۔ عدالتِ جناب نے بعد از شھادت قرار دیا کہ مدعیہ نے اپنا کیس مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ مدعیہ مرحوم کی بیٹی ہے اسی وجہ سے والد کی فوتگی کے بعد اُسے بھی والد کی میراث میں شرعی حصہ لینے کی حق دار تھی جو عدالت نے بصورتِ ڈگری سائلہ / مدعیہ کے حق میں فیصلہ کیا۔[21]

۵۔ ایک اور کیس میں مدعیہ مساۃ گلی خانہ جو مرحوم کی حقیقی بیٹی ہے دعویٰ لی کر آئی کہ مرحوم کی وراثت میں مدعیہ اور مدعا علیہ دونوں حقیقی وارثان ہیں۔ لیکن مدعا علیہ مرحوم کی ساری جائیداد پر قابض ہے اور مدعیہ جو شرعی و قانونی وارثہ ہونے کی وجہ سے والد کی میراث کا ½ حصے کی حق دار تھی لیکن مدعیہ کو اُس کے جائز حقِ وراثت سے محروم کیا گیا۔ اس دعویٰ کو دائر کرنے کے بعد عدالت نے مدعا علیہ کو بذریعہ نوٹس سمن کیا۔ جنہوں نے جوابِ دعویٰ میں کہا کہ مدعیہ کو والد مرحوم نے حیات ہی میں اپنی جائیداد سے محروم کی تھی اور ساری جائیداد میرے نام منتقل کیا تھا۔ اس وجہ سے سائلہ / مدعیہ کا موجودہ دعویٰ غلط ہے۔ عدالتِ جناب نے بعد از ثبوت قرار دیا کہ مدعیہ نے اپنا کیس مضبوط شواہد کی بنیاد پر ثابت کر دیا اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ مدعیہ مرحوم کی بیٹی ہے اس لیے والد کی فوتگی کے بعد اُسے والد کی میراث میں شرعی حصہ جو کہ ½ کی حق دار تھی ملنا چاہیے تھا جو عدالت نے بصورتِ ڈگری مدعیہ کے حق میں فیصلہ کیا۔[22]

٦۔ ایک کیس انتقالِ زمین سے متعلق ہے جس میں مدعا علیہ نے بوگس اور جعلی دستاویزات کی بنا پر مدعیہ کے 1/5 سرسائی حصے پر قابض ہے۔ اس کیس میں مدعیہ کو انتقالِ زمین کی وجہ سے محروم کیا گیا ہے۔ مدعیہ یہ دعویٰ لے کر آئی کہ وہ پراپرٹی میں اپنے حصے کی مالک ہے اس نے اپنا حصہ کبھی بھی نہ مدعا علیہ کو منتقل کیا اور نہ ہی اس کا قبضہ ان تک پہنچایا اور مدعیہ کو محروم کیا گیا۔ اس دعویٰ کو دائر کرنے کے بعد عدالت نے مدعا علیہ کو بذریعہ نوٹس سمن کیا۔ مدعا علیہ عدالت میں پیش ہوا اور تحریری بیان و جواب جمع کرایا اور جوابِ دعویٰ میں کہا کہ مدعیہ نے بذریعہ رجسٹری اپنا حصہ فروخت کیا اور گواہوں کی موجودگی میں میرے

نام منتقل کیا تھا۔اس وجہ سے سائلہ / مدعیہ کا موجودہ دعویٰ غلط ہے۔عدالتِ جناب نے بعد از ثبوت قرار دیا کہ مدعیہ نے اپنا کیس مضبوط شواہد کی بنیاد پر ثابت کر دیا اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ مدعیہ اپنے حصے کی مالک ہے جیسا کہ اس نے دعویٰ کیا تھا۔لہٰذا مدعیہ کو اپنے حصے کا قبضہ دیا جائے۔[23]

۷۔اسی طرح ایک مقدمہ جس میں سائلہ نے دعویٰ دائر کیا کہ اُس سے کیے گئے تمام انتقالات بوگس، فراڈ اور خود ساختہ ہے اور سائلہ اس سلسلے میں کسی بھی مجاز آفسر حاضر نہ ہوئی ہے۔بدیں وجہ تمام انتقالات قابلِ منسوخی ہے، منسوخ قرار دیا جائے۔ مدعا علیہم نے جوابِ دعویٰ میں ایک قابلِ ادخال شہادت پیش کی جسکے مطابق سائلہ / مدعیہ کے بھائی اور مدعاعلیہ کے درمیان ایک فروختگی معاہدہ ہوا ہے۔مدعا علیہم نے اپنے دفاع (Defence) میں اس معاہدے کو پیشِ عدالت کیا۔ معاہدے میں مدعیہ کے بھائی اور مدعاعلیہ کے مابین فروختگی کے بابت تحریر موجود تھی۔تاہم کہاں پر بھی یہ تحریر نہ تھا کہ سائلہ اس معاہدے کا حصہ ہے یا رہی ہے۔اس تناظر کو دیکھتے ہوئے عدالت نے کسی بھی خاتون سے منتقلیِ جائیداد کے بابت چند اُصول و قواعد بیان کئے جیسے پہلے سے ہی پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں قرار دے چکی ہے۔جس کے مطابق

- کسی بھی خاتون سے جائیداد منتقلی کے وقت ایسا شخص ضرور موجود ہو گا جو سائلہ کو آگاہ کریں کہ اُس سے کیا منتقل کیا جارہا ہے۔
- ایسا شخص خاتون کا خونی رشتہ دار مثلاً شوہر، بیٹا بیٹی وغیرہ ہونا چاہیے۔
- گواہان جسکی موجودگی میں منتقلی کی جارہی ہے سائلہ کے قریبی جاننے والے ہوں اور اُنہیں منتقل شدہ جائیداد میں کوئی ذاتی مفاد وابستہ نہ ہوں۔
- ادائیگی سے ثابت ہو کہ رقم مدعیہ کو کو ہی وصول ہو چکی ہوں۔
- ہر منتقلی کی بابت اُسے اپنی زبان میں سمجھایا جائے کہ اُس سے کیا منتقلی کی جارہی ہے۔

ان درجہ بالا اصول و قواعد اور احتیاطوں کے ساتھ کسی بھی منتقلی کو ثابت کرنا ازروئے قانون ضروری ہے۔ان احتیاطوں کا بنیادی مقصد سادہ لوح، ان پڑھ اور پردہ نشین عورتوں کے وراثتی حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔اگر ان احتیاطوں کو بغور پڑھا اور دیکھا جائے تو یہ فطری عمل کے قریب بھی لگتے ہے۔عدالتِ جناب نے بعد از شہادت قرار دیا کہ مدعیہ نے اپنا دعویٰ مضبوط دستاویزی ثبوتوں کی بنیاد پر قائم کیا ہے اور جائیداد میں ان کے حصے کی حد تک ان کے حق میں اعلامیہ جاری کیا جاتا ہے۔لہٰذا عدالت نے سائلہ / مدعیہ کے حق میں فیصلہ کیا۔[24]

خلاصہ بحث

جس سے معلوم ہوا کہ یہاں وراثت کا عملی صورت حال بھی بہت مختلف اور زمانہ جاہلیت کی طرح ظلم وزیادتی پر مبنی ہے عورتوں کو وراثتی حقوق سے محروم کرنے کے لیے مختلف افسوس ناک حیلے بہانے، جھوٹ فریب اور فراڈ کے طریقے اپنائے جاتے ہیں اور مردوں کی موجودگی میں عورت غیر منقولہ جائیداد کی وارث نہیں بن سکتی. اور نہ باپ کی طرف سے غیر منقولہ جائیداد بیٹیوں کو دینے کا رواج ہے اور نہ بیواوں کو وراثت میں حصہ دینے کا۔اسی طرح پاکستان میں اور خصوصاً صوبہ خیبر پختونخواہ میں خواتین کو شرعی و قانونی وراثتی حق سے محروم کیا جاتا ہے۔عموما اس حوالے سے کاغذات میں جعل سازی کی جاتی ہے یا رواج کے نام پہ خواتین کو محروم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو ایک لمحہ فکر یہ ہے۔قیامِ پاکستان سے لیکر آج تک ایسے اقدامات کو

روکنے کے لئے کوشش کی جاری ہے خصوصاً ایسے اقدامات جو قانون ساز اداروں نے اس بابت اب تک لی ہے قابلِ ستائش امر ہے۔ پاکستان کی سب سے اعلیٰ عدالتوں سپریم کورٹ آف پاکستان اور ہائیکورٹس نے ایسے عوامل کی اپنے نظائر سے حوصلہ شکنی کی ہے اور بہت سے محروم خواتین کو آب آسانی سے حقِ وراثت سے محروم کرنا آسان نہیں رہا۔

References

[1] https://statisticstimes.com/demographics/world-sex-ratio.php,accessed on01/01/2021
[2] https://tradingeconomics.com/pakistan/population-female-percent-of-total-wb-data.html, Accessed 06/01/2021
[3] Al-Nisa 4:11
[4] Abū Abdullah al-Qurtubī, *Al-Jāmi' li Aḥkām al-Qurān* (Beirūt: Muassisah al-Risālah, 2006), 93.
[5]Al-Nisa 4:13
[6]Ibid
[7] ,accessed on01/01/2021
[9] https://tradingeconomics.com/pakistan/population-female-percent-of-total-wb-data.html, Accessed 06/01/2021
[12] Al-Nisa 4:11
[13] Abū Abdullah al-Qurtubī, *Al-Jāmi' li Aḥkām al-Qurān* (Beirūt: Muassisah al-Risālah, 2006), 93.
[14]Al-Nisa 4:13
[14]Ibid
, *Al.Sahih Bukhari*(Istanbul, Maktaba Islamiah) #6533
[15]Al-Sabuni, Muhammad Ali,37.
[16] Al-Faradhi, Abdullah bin ibraim, *Al-talkhis fi Ilm ul Fraidh*(Madina, Maiktabah Al.Ulum, 1416 AH)1:40
[17] Ghazzal, Hussain Yousuf, *Al Mirath alal Madhahib al araba(*Dimashq Dar ul fiker*,1439)9.*
[18] Civil Suit No:140/1,Date of Institution:02.10.2013Daulat Khan ,Judge-XIII, Bannu, Date of transfer :20.10.2018, Date of Decision:13.02.2019
[19] Senior Civil judge Bannu, Date of institution 26.01.2021
[20] Inamullah Civil Judge-XIII .Bannu Senior Civil judge Bannu ,Date of institution3.01.2019,
[21] Civil Suit No:107/1,Date of Institution:06.04.2013, Date of Decision:23.12.2019
[22] Hamid Kamal ,Civil Judge-VI ,Bannu Civil Suit No:1/1,Date of Institution:18.04.2009 ,
Date of Decision:29.09.2012
[23] Kaleemullah ,Civil Judge-VI ,Bannu Civil Suit No:52/1,Date of Institution:8.07.2019, Date of Decision:16.09.2020
[24] Kaleemullah ,Civil Judge-VI ,Bannu , Civil Suit No:183/1 of 2015,Date of Institution:7.01.2015,
Date of Decision:16.09.2021